

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- (1) کیا دوکانداری میں جھوٹ بول کر سودا گاہک کو فروخت کرنا جائز ہے؟
- (2) اگر دوکان پر گاہک ہو تو نہ تو نماز پڑھ سکیں اور نہ کھانا کھا سکیں جب تک بالکل دوکانداری سے فارغ نہ ہو چاہے نماز قننا کرنی پڑے۔
- (3) ملازمین کو نماز پڑھنے سے روکنا یا کسی طریقہ سے منع کرنا۔
- (4) اگر کوئی شخص نماز پڑھنے جا رہا ہو تو رستے میں گاہک کو لے کر واپس دکان پر آجائے اس کو سودا فروخت کر کے فارغ ہو تب نماز پڑھے۔
- (5) ملازمین کی بے عزتی کرنا اور گاہک کی عزت کرنا۔
- (6) ملازمین سے کیسا سلوک کیا جائے۔
- (7) ایک ملازم کو برتر سمجھنا دوسرے کو بدتر سمجھنا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:۔ جھوٹ سے سودا سلف فروخت کرنا سخت منع ہے صحیح حدیث میں وارد ہے (1)

(ان الصدق یدی الی البروان البرہیدی الی الجنة وان الرجل یصدق حتی یحون صدیقاً وان الکذب یدی الی الفجور وان الفجور یدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یتکتب عند اللہ کذاباً) (بخاری مع فتح الباری: 10/507)

یعنی "سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ بہت زیادہ سچا بن جاتا ہے اور جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم میں لے جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں بہت زیادہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

:۔ اذان سنتے ہی کاروبار زندگی معطل کر دینا چاہیے قرآن مجید میں مومنوں کے اوصاف میں سے ہے (2)

رجال لا تلیہم تجرۃ ولا ینع عن ذکر اللہ وإقام الصلوٰۃ وإیتاء الزکوٰۃ ... سورة النور ۳۷

"یعنی (ایسے لوگ جن کو اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سودا گری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

راوی حدیث ابراہیم بن میمون الصانع کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(وکان اذا فرغ ال مطرقة فیسمع النداء) سنن ابی داؤد: 3/242 مع عون المعبود

یعنی "ابراہیم جب ہتھوڑا اٹھاتا کہ لو سے پر مارے اسے اذان سنائی دیتی تو فوراً کام چھوڑ کر مسجد میں چلا جاتا۔

صاحب المعون فرماتے ہیں: "ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود اس سے ابراہیم کی تعریف و توصیف کرنا ہے کہ ان کا لوہا راکام اللہ کی یاد سے مانع نہیں تھا بلکہ جب اذان سن لیتے تو ہتھوڑا چھوڑ کر مسجد میں چلے جاتے۔ (سنن ابی داؤد: 3/242 مع عون المعبود)

۔ ملازمین کو نماز کی ادائیگی سے روکنا کفار مکہ کی سنت کا احیاء ہے جو پست اللہ کی عبادت سے منع کرتے تھے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (3)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ... سورة البقرة ۱۱۴

"یعنی" اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کرنے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں سعی ہو۔

لہذا عقل انسان کے لائق نہیں ہے کہ اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر کے اپنے لیے ذلت و رسوائی کا گڑھا کھودے۔ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا

:۔ ایسے فعل کے مرتکب کو اللہ سے معافی اور استغفار کرنا چاہیے فرمان باری تعالیٰ (4)

استغفر وارزبکم انذکان غفارا 10... سورة نوح

"اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ معاف کرنے والا ہے۔"

۔ ملازمت کرنا نبیوں کی سنت ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود چند سکوں پر اہل مکہ کی بکریاں چراتے رہے۔ لہذا ملازم کو حقیر سمجھنا کیلنگی ہے اس کے مرتکب کو تائب ہونا چاہیے اور گناہ سے خوش خلقی سے (5) پیش آنا قابل تعریف فعل ہے۔

۔ ملازم کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توصیفی کلمات متعدد احادیث میں بیان (6) (فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (مشکوٰۃ

»۔ اگر یہ تفاوت خصائل و عادات کے اعتبار سے ہے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلاوجہ کسی کو بدتر سمجھنا درست بات نہیں بعض روایات میں ہے۔ «انزلوا الناس منازلهم (7)

"یعنی لوگوں سے ان کے مرتبے و مقام کے اعتبار سے پیش آؤ۔"

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 702

محدث فتویٰ